اعلی حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) کے علم تقویم کے شہنشاہ ہونے پر منہ بولتا ثبوت
فتاوی رضویہ کی 26ویں جلد میں موجود امامِ اہلِ سنت (رحمۃ اللہ علیہ) کا عِلم تقویم پر مشتمل رسالہ
''نُطْقُ الْهِلَالِ بِاَرِخْ وِلَادِ الْحَبِيْبِ وَالْوِصَالِ'' کا آسان انداز میں خلاصہ بنام

# چاند کی گواہی

## اعلی حضرت اور علم تقویم

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ     وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

**اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) کے علمِ تقویم کے شہنشاہ ہونے پر منہ بولتا ثبوت**

**فتاوی رضویہ کی 26ویں جلد میں موجود امام اہلِ سنت (رحمۃ اللہ علیہ) کا علمِ تقویم پر مشتمل رسالہ ''نُطْقُ الْھِلَالِ بِاَرْخِ وِلَادِ الْحَبِیْبِ وَالْوِصَالِ'' کا آسان انداز میں خلاصہ بنام**

# چاند کی گواہی



مرتب

## مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

# جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ


| | | |
|---|---|---|
| کتاب | : | چاند کی گواہی |
| مرتب | : | مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری |
| کمپوزنگ | : | مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری |
| صفحات | : | 64 |
| تصحیح | : | |
| ناشر | : | مکتبۃ دار السنہ (دہلی) |

پتہ: : (نزد فیضانِ مدینہ، تاج نگری فیس 2

تاج گنج آگرہ یوپی الہند

Pin code: 282001

اس کتاب کو چھپوانے اور حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات اس نمبر پر رابطہ کریں

calling & whats app no:

+918808693818

## فہرست

# امامِ اہلسنت کا تعارف

**ولادت :** بریلی شریف کے مَحلّہ جَسولی میں 10 شوال 1272ھ روز شنبہ (یعنی ہفتہ) وقت ظہر مطابق 14 جون 1856ء کو ہوئی۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۶۳)

**اسمِ گرامی :** آپ کا نامِ مبارَک محمد ہے، اور آپ کے دادا نے احمد رضا کہہ کر پکارا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔ (تذکرہ امام احمد رضا، ص ۲)

**اندازِ تعلیم :** اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں: میرے استاد جن سے میں ابتدائی کتاب پڑھتا تھا، جب مجھے سبق پڑھا دیا کرتے، ایک دو مرتبہ میں دیکھ کر کتاب بند کر دیتا، جب سبق سنتے تو حَرف بَحرف لفظ بہ لفظ سنا دیتا۔ روزانہ یہ حالت دیکھ کر سخت تعجب کرتے۔ ایک دن مجھ سے فرمانے لگے کہ احمد میاں! یہ تو کہو تم آدَمی ہو یا جِنّ؟ کہ مجھ کو پڑھاتے دیر لگتی ہے مگر تم کو یاد کرتے دیر نہیں لگتی! میں نے کہا: اللہ پاک کا شکر ہے میں انسان ہی ہوں، ہاں! اللہ پاک کا فضل و کرم شامِل حال ہے۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت ۱/۶۸، تذکرہ امام احمد رضا، ص ۵)

ایک روز اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقِف حضرات میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اِس لقب کا اَہل نہیں ہوں (پھر کچھ مدت کے بعد فرمایا:) میں نے کلامِ پاک بالتَّرتیب بکوشِش یاد کرلیا اور یہ اِس لیے کہ ان بند گانِ خُدا کا (جو میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غلط ثابت نہ ہو۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۲۰۸)

**سنِ فراغت اور فتویٰ نویسی:** اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہی: میں نے جب پڑھنے سے فراغت پائی اور میرا نام فارغُ التحصیل علما میں شمار ہونے لگا تو 14 شعبان 1286ھ کو منصب افتا عطا ہوا اور اسی تاریخ سے بحمدِ اللہ نماز فرض ہوئی۔ منصب افتا ملنے کے وقت فقیر کی عمر 13 برس 10 مہینہ 4 دن کی تھی جب سے اب تک برابر یہی خدمتِ دین لی جارہی ہے۔(تذکرۂ جمیل، ص ۱۰۱، حیاتِ اعلیٰ حضرت ۱/ ۲۸۰،۲۷۹)

**مدتِ تربیت:** بد مذہبوں کے رد اور فتویٰ نویسی کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ دونوں ایسے فن ہیں کہ طِب کی طرح یہ بھی صِرف پڑھنے سے نہیں آتے۔ان میں بھی طبیبِ حاذِق کے مطب میں بیٹھنے کی ضرورت ہے۔میں بھی ایک حاذِق طبیب (یعنی ماہر استاذ والدِ ماجد رئیس المتکلمین مفتی نقی علی خان رحمۃُ اللہ علیہ ) کے مطب میں سات برس بیٹھا، مجھے وہ وقت، وہ دن، وہ جگہ، وہ مسائل اور جہاں سے وہ آئے تھے اچھی طرح یاد ہیں۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۱)

**شرفِ بیعت:** آپ رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں دوپہر کو سویا تو (خواب میں)حضرت جدِّ اَمجد رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ایک صندوقچی عطا فرمائی اور فرمایا عنقریب آنے والا ہے وہ شخص جو تمہارے دردِ دل کی دوا کرے گا۔ دوسرے یا تیسرے روز حضرت مولانا عبدُ القادر رحمۃُ اللہ علیہ بدایوں سے تشریف لائے اور اپنے ساتھ مارہرہ شریف لے گئے۔ وہاں جاکر شاہ آلِ رسول مارہروی رحمۃ اللہ علیہ سے شرفِ بیعت حاصل کیا۔(ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۴۱۲)

**پہلا حج:** آپ رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پہلی بار کی حاضری حضرات والدینِ ماجِدَیْن رحمۃُ اللہ علیہما کے ہمراہ رِکاب (یعنی ہمراہی میں) تھی۔ اُس وقت مجھے تیئیسواں سال تھا۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۸۱)

**دوسرا اور آخری حج:** مدینہ طیبہ کی دوبارہ حاضری کے وقت میری عمر 51 برس پانچ مہینے کی تھی۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۰۵)

**حرمِ مکہ میں امامت:** اس (دوسری) بار کی حاضریِ مدینہ میں مکہ کے جلیل علمائے حنفیہ مثلاً مولانا شیخ صالح کمال مفتی حنفیہ و مولانا سید اسمٰعیل محافظِ کتبِ حرم حنفی وقت پر اپنی جماعت کرتے جس میں وہ اکابر اس فقیر کو امامت پر مجبور فرماتے۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۸۴، حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۳۹۹ ملخصًا)

**ماں کی محبت:** دوسرے حج کے لیے چلتے وقت جس لگن (یعنی برتن) میں میں نے وضو کیا تھا، والدہ ماجدہ نے اس کا پانی میری واپسی تک نہ پھینکنے دیا کہ اُس کے وضو کا پانی ہے۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۸۳)

**اَعْدَاءُ اللہ سے نفرت:** اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بحمدِ اللہ تعالیٰ بچپن سے مجھے نَفرت ہے اَعْدَاءُ اللہ (اللہ کے دشمنوں) سے اور میرے بچوں کے بچوں کو بھی بفضلِ اللہ تعالیٰ عَداوَتِ اَعْدَاءِ اللہ (یعنی اللہ کے دشمنوں سے دشمنی) گھٹی میں پِلادی گئی ہے۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۱۰)

**مال و اولاد سے محبت کا معیار:** اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: الحمدُ لِلّٰہ میں نے مال " مِنْ حَیْثُ ھُوَ مَال "(یعنی اس طور پر کہ وہ مال ہے) سے کبھی محبت نہ رکھی صرف " اِنْفَاق فِی سَبِیْلِ الله "(یعنی راہِ خدا میں خرچ کرنے) کے لیے اس سے محبت ہے۔ اسی طرح اولاد " مِنْ حَیْثُ ھُوَ اَوْلَاد "(یعنی اس طور پہ کہ وہ اولاد ہے) سے بھی محبت نہیں، صرف اس سبب سے کہ صلہ رحم عملِ نیک ہے اس کا سبب اولاد ہے اور یہ میری اختیاری بات نہیں میری طبیعت کا تقاضا ہے۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۹۷)

**خدا اور محبوبِ خدا کی محبت:** اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بحمدِ الله اگر (میرے) قلب (دل) کے دو ٹکڑے کئے جائیں تو خدا کی قسم ایک پر لکھا ہو گا " لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ " دوسرے پر لکھا ہو گا " مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم "
(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۱۱)

**اپنی خبرِ رحلت:** اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ علیہ نے اپنی وفات سے 4ماہ 22 دن پہلے خود اپنے وِصال کی خبر دے کر پارہ29 سورۃُ الدّھر کی آیت 15 سے سالِ انتِقال کا استخراج فرمادیا تھا۔اِس آیتِ شریفہ کے علمِ اَبْجد کے حساب سے 1340 عَدَد بنتے ہیں اور یہی ہجری سال کے اعتبار سے سنِ وفات ہے۔وہ آیتِ مبارَکہ یہ ہے: وَیُطَافُ عَلَیْهِمْ بِاٰنِیَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ **ترجمۂ کنز الایمان:** اور ان پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہو گا۔( پ۲۹،الدھر:۱۵)(سوانح امام احمد رضا، ص۳۸۴،وصایا شریف، ص۲۵)

**وصال مبارک:** 25 صفر المظفر1340ھ مطابق28 اکتوبر 1921ء کو جمعۃُ المبارک کے دن ہندوستان کے وقت کے مطابق2 بجکر 38 منٹ پر، عین اذانِ جُمعہ کے وَقت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ نے وصال فرمایا۔ آپ رحمۃُ اللہ علیہ کا مزارِ پُرانوار مدینۃُ المرشد بریلی شریف میں آج بھی زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔

(تذکرہ امام احمد رضا، ص۱۸)

تُم کیا گئے کہ رونقِ محفِل چلی گئی
شعِر و ادب کی زُلف پریشاں ہے آج بھی

اعلیٰ حضرت کا تذکرہ دل نواز قرآن، حدیث اور میتھ کی روشنی میں خطباتِ شفیقی جلد دوم کا ایک منفرد بیان بنام

اعلی حضرت کا چرچا رہے گا

- اولیاء اللہ کے تذکرے کیوں باقی رہتے ہیں
- تذکرے باقی رہنے کے چند اسباب
- اولیاء فنا ہوکر 9 کا عدد بن جاتے ہیں۔
- 9 کے عدد کی چار عجیب باتیں
- اعلیٰ حضرت کے پاس سب کچھ ہے
- تعارف اعلیٰ حضرت

مصنف

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ، دہلی

# مرتب کا تعارف

## نام ونسبت

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانئ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے 2004ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَلَوْلِیْ ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یوپی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش 10جون 1986ء ہے۔

## دینی ماحول سے وابستگی

موصوف نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن 2000ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئی چلے گئے تھے اور وہاں پر 4سال قیام کیا پھر 2004ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور 2006ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھی، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریاکوٹ ضلع مؤتشریف لے گئے اور وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹسٹ دیا اور بفضلہ تعالی کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم

گڑھ کے گاؤں سَرَیَّا میں واقع ہے)میں مکمل کی پھر اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج،نیپال میں داخلہ لیا اور درجۂ خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی۔

## آغازِتدریس وتصنیف

2014ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے،اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں داخلِ نصاب علمِ صرف کی کتاب بنام "مراح الارواح"کی اردو شرح بنام"شَفِیْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاح"تصنیف فرمائی۔

اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لاکر درس وتدریس ، تالیف و تصنیف میں مشغول ہو گئے۔درسِ نظامی کی تدریس کے ساتھ ساتھ امامت کورس بھی کرواتے رہے۔

## خلافت واجازت

25 اپریل 2024 ء کو شاگردِ حافظِ ملت،مریدِ مفتیٔ اعظم ہند،خلیفۂ برہانِ ملت،مبلغِ اسلام حضرت علامہ مولانا عبد المبین نعمانی دامت برکاتہم العالیہ نے سلسلۂ قادریہ،رضویہ کی خلافت واجازت سے نوازا۔

اللہ سے دعا ہے کہ موصوف کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کر کے موصوف کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

## مرتب کی اصلاحی کتب

1☆...ما فعل اللہ بک
2☆...اسلام کی خوبیاں
3☆...اسرار الایمان فی حقائق الارکان
4☆...میری سنت میری امت
5☆...کیا حال ہے؟
6☆...موت کے وقت
7☆...عقائد کی حکمتیں
8☆...پانچ نمازوں کی حکمت
9☆...قرآنی سورتوں کے مضامین
10☆...سب سے پہلے سب سے آخر
11☆...خطباتِ شفیقی جلد اول
12☆...قصور کس کا؟
13☆...نصاب مسائلِ نماز
14☆...خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد اوّل
15☆...خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد دوم
16☆...خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد سوم
17☆...تدریس کے ۲۶ طریقے
18☆...رفیق التدریس
19☆...تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے
20☆...فیضانِ قرآن کورس
21☆...فیضانِ شریعت کورس
22☆...آسان فرض علوم
23☆...آسان خطباتِ محرم
24☆...تنظیمی نصاب وبیانات
25☆...اعلی حضرت کا چرچا رہے گا
26☆...آسان حنفی نماز (ہندی)

27☆... عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے؟ 28☆... محمد اور احمد کے اسرار

29☆... مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟ 30☆... ایک سے دس تک

31☆... نکتے ہی نکتے 32☆... امتِ محمدیہ کے سوالات اور قرآنی جوابات

33☆... کامیابی کے دس اصول 34☆... درسِ تصوف

35☆... علماء کو اتنی فضیلت کیوں ملی؟ 36☆... درود کی حکمتیں

37☆... چاند کی گواہی 38☆... قربانی کی تاریخ اور حکمتیں

## مرتب کی درسی کتب

1☆... شَفِیْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاح 2☆... شَفِیْقِیَّه شرح اَلْاَرْبَعِیْنَ النَّوَوِیَّه

3☆... شَفِیْقُ النَّحْو لحل خُلَاصَةِ النَّحْو (حصہ اول) 4☆... نُوْرُ الْمُغِیْث شرح تَیْسِیْر مُصْطَلَحِ الْحَدِیْث

5☆... شَفِیْقُ النَّحْو لحل خُلَاصَةِ النَّحْو (حصہ دوم) 6☆... القول الاظہر شرح الفقه الاکبر

7☆... شَارِقُ الْفَلَاح شرح نُوْرُ الْاِیْضَاح 8☆... عِرْفَانُ الْآثَار شرح مَعَانِی الْآثَار

9☆... عِنَایَةُ الْحِکْمَت لِحَلِّ بِدَایَةُ الْحِکْمَت 10☆... خَلِیْلِیَّه شرح مُنَاظَرَةُ رَشِیْدِیَّه

11☆... کَلَامُ الْوِقَایَه شرح شَرْحُ الْوِقَایَه 12☆... رَحْمَةُ الْبَارِی شرح تَفْسِیْرُ الْبَیْضَاوِی

13☆... مُخْتَارُ التَّاوِیْل شرح مَدَارِكُ التَّنْزِیْل 14☆... اَلدَّلَالَةُ الشَّاهِدَة شرح اَلْبَلَاغَةُ الْوَاضِحَة

15☆... اَلْمُعْتَبَرُ الْمُعْتَرَف لحل الْمُعْتَقِدِ الْمُنْتَقَد 16☆... سَلِیْمُ النَّظَر شرح نُزْهَةُ النَّظَر

17☆... شَفِیْقُ النُّعْمَانِی لِحَلِّ شَرْحِ الْجَامِی 18☆... عَطَایَةُ الْحِکْمَت شرح هِدَایَةُ الْحِکْمَت

19☆... نحو کے دلچسپ سوالات 20☆... صرف کے دلچسپ سوالات

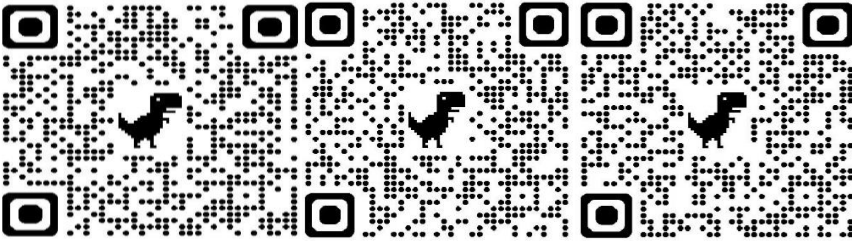
21... تسلیم التوقیت

# مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کی کتب ڈاون لوڈ کرنے کا بارکوڈ

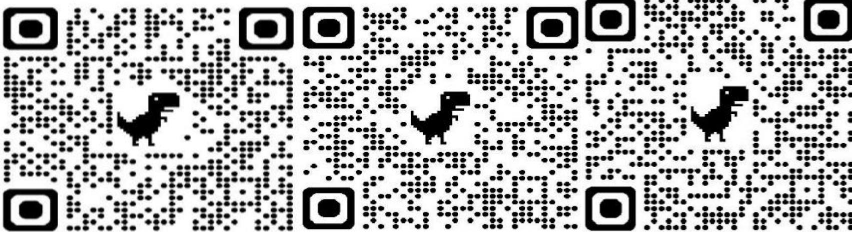
آسان خطباتِ محرم | عقائد کی حکمتیں | ۵ نمازوں کی حکمتیں



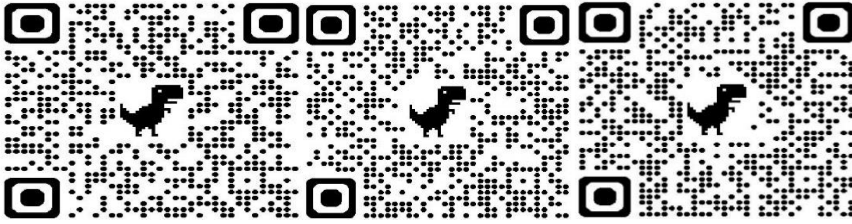
آسان فرض علوم | تدریس کے ۲۶ طریقے | رفیق التدریس



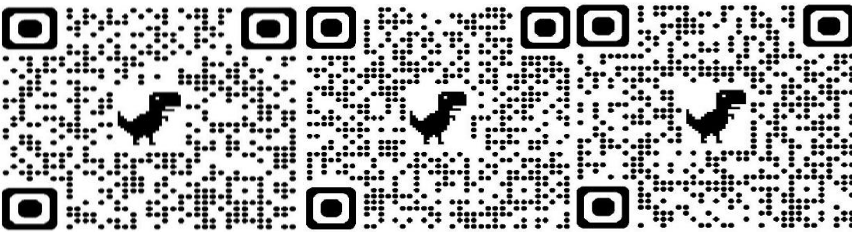
صرف کے دلچسپ سوالات | قصور کس کا؟ ہندی | شَارِقُ الْفَلَاح شَرَح نُوْرُ الْاِیْضَاح



شَفِیۡقُ الۡمِصۡبَاح شَرۡح مِرۡاٰۃُ الۡمَنَاجِیۡح | تنظیمی نصاب وبیانات | نصاب مسائلِ نماز



اَلْقَوْلُ الْاَظْهَر شَرْح اَلْفِقْه الْاَکْبَر | اعلیٰ حضرت کا چرچا رہے گا | فیضان قرآن کورس



امت محمدیہ کے سوالات | چاند کی گواہی | خطباتِ مصطفائی حصہ دوم



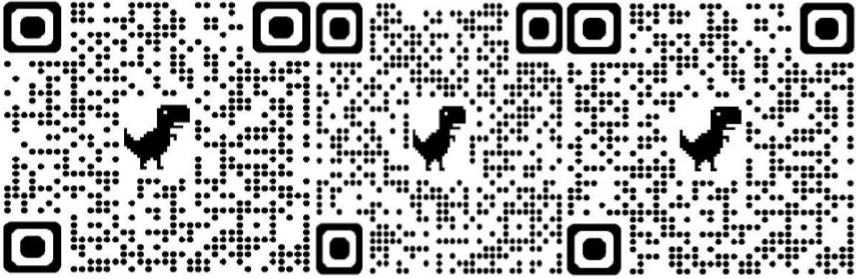
مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ ؟ | میری سنت میری امت | شفیقیہ شرح الاربعین النوویہ



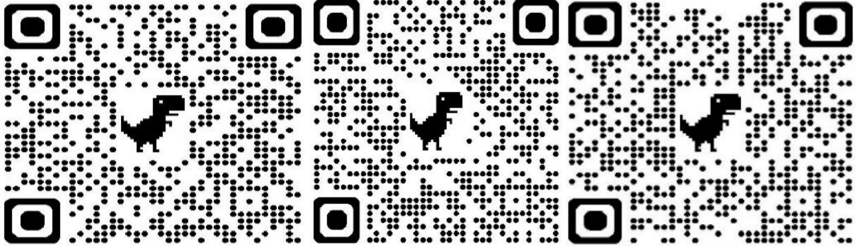
سب سے پہلے سب سے آخر　　قرآنی سورتوں کے مضامین　　تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے



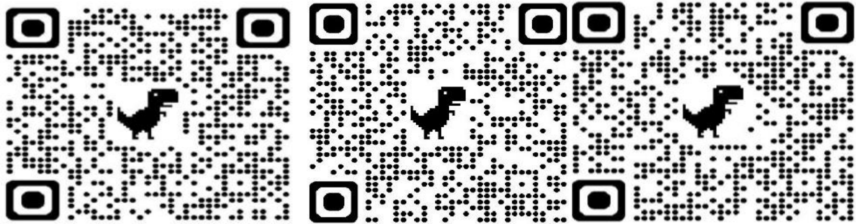
درود کی حکمتیں　　کیا حال ہے؟　　فیضان شریعت کورس



موت کے وقت　　محمد اور احمد کے اسرار　　دینِ اسلام کی خوبیاں



اسرار الایمان فی حقائق الارکان　　خطباتِ شفیقی جلد اول　　تمام کتب ڈاون لوڈ کرنے کا بار کوڈ



اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ اللَّطِیۡفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الشَّفِیۡقِ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحَابِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحَابِكَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

## درودِ پاک کی انوکھی فضیلت

**اے عاشقانِ رسول!** اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ ہم ایمان والے ہیں اور اللہ پاک اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ پاک میں ایمان والوں کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَا تَہِنُوۡا وَ لَا تَحۡزَنُوۡا وَ اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۳۹﴾ (پ۴، آل عمران، ۱۳۹)

**ترجمۂ کنز الایمان:** اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ تمہیں غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو۔

یعنی اللہ پاک نے اس آیت میں ایمان والوں کے لیے کامیابی اور سلامتی کی بشارت دی ہے مگر اس کے باوجود اگر ہم مسلمانوں کا جائزہ لیں تو پتا چلتا ہے کہ ہر ایک کو طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا ہے، کوئی بیمار ہے تو کوئی قرضدار، کوئی گھریلو ناچاقیوں کا شکار ہے تو کوئی تنگدست و بے روزگار، کوئی اَولاد کا طلبگار ہے تو کوئی نافرمان اَولاد کی وجہ سے بیزار، الغرض ہر ایک کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار ہے۔ کسی کا باپ بیمار ہے تو کسی کی ماں، کسی کی بیوی بیمار ہے تو کسی کی اولاد، ایسا لگتا ہے کہ بیماریوں، مصیبتوں، آفتوں، بلاؤں نے ہمارے گھروں پر ڈیرا جمار کھا ہے۔

ایسے حالات میں ہر ایک کی خواہش ہے کہ مجھے ان تمام پریشانیوں سے، مصیبتوں سے، آفتوں سے، بلاؤں سے رہائی مل جائے بس خوشحالی والی، سلامتی والی زندگی مل جائے، لیکن سلامتی ملے کیسے؟

اب یہاں پر میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں کہ آپ مجھے بتائیں کہ اگر آپ کے لیے اللہ پاک کا کوئی ولی سلامتی کی دعا کر دے تو کیا آپ مطمئن نہیں ہو جائیں گے کہ اب میری پریشانیاں دور ہو جائیں گی اور مجھے سلامتی مل جائے گی، کیوں؟ کیونکہ اللہ کے ولی نے سلامتی کی دعا کی ہے۔ اور اللہ پاک نے اپنے اولیاء کو یہ قدرت بھی دی ہے کہ وہ جس کے حق میں دعا کر دیں اس کا بیڑا پار ہو جاتا ہے، اسی لیے ہم کہتے ہیں:

ہم کو تو ہر اک ولی سے پیار ہے
ان شاء اللہ اپنا بیڑا پار ہے

اور یہ شعر بھی آپ نے بارہا سنا ہو گا:

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

**اے عاشقانِ اولیاء!** کسی پریشان حال کے حق میں اللہ کا ولی دعا کر دے تو اس کی پریشانی دور ہو جائے، اسے تمام غموں سے سلامتی مل جائے، اس کی تقدیر بدل جائے۔ اسی ضمن میں ایک بات اور کہہ دوں کہ اللہ پاک نے ولیوں سے بڑا مرتبہ نبیوں کا رکھا، اگر کوئی نبی کسی کے حق میں سلامتی کی دعا کر دے تو اب کیا خیال ہے؟ اس کی پریشانی، پریشانی رہے

گی، اس کی مصیبت مصیبت رہے گی۔ آپ کہیں گے کہ جناب تب تو کمال ہو جائے گا، اگر کسی نبی نے دعا کر دی تو اس کی زندگی میں خوشیاں ہی خوشیاں ہوں گی۔

اب ایک قدم اور آگے بڑھیئے، اگر نبیوں کے نبی، اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دعا کر دیں تو!

اللہ اکبر! اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ العزت لکھتے ہیں:

خلق سے اولیا سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

جن کا مرتبہ سب سے ارفع و اعلیٰ ہے، جو محبوبِ خدا ہیں، ساری کائنات رب کی رضا چاہے کہ مجھ سے میرا رب راضی ہو جائے اور رب جس کی رضا چاہے اس کے مقام و مرتبہ کا کون اندازہ لگا سکتا ہے، اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ العزت لکھتے ہیں:

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد

اور اعلیٰ حضرت کے بھائی جان، مولانا حسن رضا خان، علیہ رحمۃ المنان اپنے نعتیہ دیوان "ذوقِ نعت" میں اسی بات کو کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

خدائے پاک کی چاہیں گے اگلے پچھلے خوشی
خدائے پاک خوشی ان کی چاہتا ہو گا

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا
ہمار بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا

جو مقصودِ کائنات ہیں، وجہِ تخلیقِ کائنات ہیں، بھلا ان کی دعا کب رد ہو سکتی ہے، اللہ پاک نے ان کو سارے اختیارات دے دیئے، اب محبوب ﷺ جو چاہیں، جسے چاہیں عطا کریں، خالقِ کل نے ان کو مالکِ کل بنا دیا۔

میں تو مالِک ہی کہوں گا کہ ہو مالِک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

اب آخری بات بتایئے کہ اللہ کے بعد مخلوق میں سب سے بڑا مرتبہ رسول اللہ ﷺ کا ہے اور رسول اللہ ﷺ سے بڑا مرتبہ کس کا ہے؟ یقیناً اللہ پاک کا ہے، وہی خالق و مالک ہے، زندگی اور موت دینے والا ہے، جس کو چاہے غریب کرے، جس کو چاہے امیر کرے، جس کو چاہے راحت دے اور جس کو چاہے آفت و بلا میں مبتلا کرے۔

ولیوں، نبیوں کی دعاؤں سے لوگوں کو سلامتیاں ملتی ہی ہیں مگر کسی سے اللہ پاک فرما دے "جا بندے تیرے لیے سلامتی ہے" تو کیا خیال ہے؟ دنیا اس کے لیے جنت نہ بن جائے گی، یقیناً بن جائے گی۔

لیکن آپ سوال کریں گے کہ جناب ہماری کیا حیثیت کہ اللہ پاک ہم سے فرمائے کہ ''جابندے تیرے لیے سلامتی ہے'' ہماری آنکھوں میں نہ وہ تاب کہ اسے دیکھ سکیں، نہ ہماری یہ مجال کہ ہم اسے سن سکیں، پھر یہ کیونکر ممکن ہے؟

**اے عاشقانِ رسول!** میں آپ سے کہوں گا کہ ہم نے آج اپنے نبی ﷺ کا در چھوڑ دیا ہے جس کی وجہ سے ہم پریشان ہیں اگر درِ مصطفی ﷺ پر جمے رہتے تو یہ نامرادی کے دن نہ دیکھنے پڑتے، کیونکہ

وہ کہ اس در کا ہوا خلقِ خدا اس کی ہوئی
وہ کہ اس در سے پھرا اللہ اس سے پھر گیا

**اللہ اکبر! اے عاشقانِ رسول!** آیئے میں آپ کو ایک آسان سا وظیفہ بتاتا ہوں جس کی وجہ سے اللہ پاک آپ پر سلامتی نازل فرمائے گا اور جب رب کی سلامتی نازل ہو گی تو ساری پریشانیاں دور ہو جائیں گی ان شاء اللہ چنانچہ:

مسند احمد بن حنبل کی حدیثِ پاک ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جبرئیل علیہ السلام نے مجھے بشارت دی کہ:

اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰی عَلَیْكَ صَلَّیْتُ عَلَیْهِ وَ مَنْ سَلَّمَ عَلَیْكَ سَلَّمْتُ عَلَیْهِ۔

**ترجمہ:** اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ''جو آپ پر درود پڑھتا ہے اس پر میں رحمت بھیجتا ہوں اور جو آپ پر سلام پڑھتا ہے اس پر میں سلامتی بھیجتا ہوں'' (مسند احمد بن حنبل، ج۱، ص۴۰۷، حدیث ۱۶۶۴) (ضیائے درود و سلام ص۴۔۵)

اللہ اکبر! کتنا آسان وظیفہ ہے کہ خود اللہ پاک جبرئیل امین کو اپنے محبوب ﷺ کی بارگاہ میں بھیج کر بشارت دے رہا ہے کہ جو میری سلامتی لینا چاہتا ہے وہ رسول اللہ ﷺ پر سلام پڑھے اس پر میں سلامتی بھیجوں گا۔

یہاں پر ایک سوال ہوتا ہے کہ رب کا تو فرمان ہے:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔(پ۱۸،سورۂ انعام)

کہ اللہ پاک بندوں کو ایک کا دس عطا فرماتا ہے مگر یہاں پر بندہ ایک بار سلام پڑھے تو رب تعالی بھی ایک بار سلامتی بھیجے، یہ کیسے؟ حالانکہ ہونا یہ چاہیئے کہ بندہ ایک بار سلام پڑھے تو رب تعالی دس بار سلامتی بھیجے۔ میں اس بات پر غور کرتا رہا بالآخر ''سننِ نسائی'' کی ایک حدیثِ پاک پر نظر گئی کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جَاءَنِی جِبْرِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّكَ یَقُوْلُ اَمَا یُرْضِیْكَ یَا مُحَمَّدُ اَنْ لَا یُصَلِّیَ عَلَیْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا وَ لَا یُسَلِّمَ عَلَیْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا۔

**ترجمہ:** جبرئیل نے مجھ سے عرض کی کہ رب تعالی ارشاد فرماتا ہے: ''اے محمد! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا امتی تم پر ایک بار درود بھیجے تو میں اس پر دس بار رحمت بھیجوں اور تمہارا جو امتی تم پر ایک بار سلام بھیجے میں اس پر دس سلام بھیجوں''

(سننِ نسائی ص ۲۲۲، حدیث ۱۲۹۲)(ضیائے درود و سلام ص ۳)

وِرد جس نے کیا دُرود شریف
اور دل سے پڑھا دُرود شریف

حاجتیں سب رَوا ہوئیں اُس کی
ہے عَجَب کیمیا دُرُود شریف

**اے عاشقانِ رسول!** اللہ پاک کا کتنا کرم ہے کہ ہم ایک بار اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر سلام بھیجیں تو وہ ہم پر دس سلامتیاں نازل فرمائے، دس بار سلام بھیجیں تو سو سلامتیاں نازل فرمائے اور جو سو بار سلام بھیجے اس پر ایک ہزار سلامتیاں نازل فرمائے، اور جس پر رب کی سلامتیاں نازل ہو رہی ہوں آپ ایمان سے کہیئے گا: کیا وہ پریشان رہے گا؟ بیمار رہے گا؟ تنگدست رہے گا؟ مصیبتوں سے دوچار رہے گا؟ نہیں اور یقیناً نہیں، کیوں؟ کیونکہ رب کی سلامتیوں کے ہوتے ہوئے مصیبتوں، پریشانیوں، بیماریوں، آفتوں، بلاؤں کا کیا کام۔

**اللہ اکبر! اے عاشقانِ رضا!** میرا ایمان ہے دنیا کا سب سے زیادہ ستایا ہوا انسان، مصیبتوں میں زندگی بسر کرنے والا انسان، انتہا درجے کا تنگدست و بدحال ہو اور اگر اس پر میرے رب کی صرف ایک سلامتی نازل ہو جائے تو وہ دنیا کا سب سے زیادہ خوش حال انسان ہو جائے گا۔ لیکن یہاں تو ایک بار نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر سلام بھیجنے سے رب کی دس سلامتیاں نازل ہو رہی ہیں۔ اور اگر میں بات کروں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے سلام کی، کہ جب آپ نے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

تو گویا آپ نے نبی پر لاکھوں سلام بھیج دیا اور لاکھوں کا مطلب ہے ایک کروڑ سے ایک کم، یعنی 99 لاکھ، 99 ہزار، 9 سو، 99، یہ پہلے مصرعہ کا ہوا اور اتنا ہی دوسرے مصرعہ کا تو دونوں ملا کر 2 کروڑ میں 2 کم یعنی 1 کروڑ، 99 لاکھ، 99 ہزار، 9 سو، 98، بار سلام بھیج دیا اور رب ایک کے بدلے 10 عطا فرماتا ہے تو اس کا دس گنا 19، کروڑ، 99 لاکھ، 99 ہزار، 9 سو، 80 ہوا۔

اب آپ بتایئے جو شخص صبح سویرے اٹھ کر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے لکھے ہوئے سلام کے دو مصرعے:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

پڑھ لے اور اس کی وجہ سے اس پر رب کی (19,99,99,980) سلامتیاں نازل ہو جائیں تو وہ پریشان ہو گا؟ تنگدست ہو گا؟ یقیناً نہیں ہو گا۔ لہذا آج سے نیت کیجیے کہ صبح اٹھ کر سلام کے یہ دو مصرعے ضرور پڑھیں گے۔ ان شاء اللہ

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک ہمارے اعلیٰ حضرت، امامِ عشق و محبت، امامِ اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے مزارِ پر انوار پر کروڑوں رحمت و نور کی

بارش فرمائے کہ انہوں نے کم وقت میں اللہ پاک کی زیادہ سے زیادہ سلامتیاں حاصل کرنے کا کیسا زبردست سلام عطا فرمایا۔

مجھ سے خدمت کی قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

# علمِ تقویم کالا حل مسئلہ

**اے عاشقانِ رضا!** یوں تو امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے ایسے بے شمار کارنامے ہیں جن کی وجہ سے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کو "اعلی حضرت" کے لقب سے یاد کیا جا سکتا ہے جن کا بیان سگِ عطار کی کتاب **"اعلی حضرت کی تحقیقات"** میں بیان کیا گیا ہے، ان ہی کارناموں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب بھی امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی بارگاہ میں نہ حل ہونے والا کوئی مسئلہ پیش کیا جاتا، آپ رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلے کو دم بھر میں حل فرما دیتے اور یوں محسوس ہوتا کہ وہ مسئلہ کوئی زیادہ مشکل تھا ہی نہیں۔

ایسے ہی ایک مسئلہ علمِ تقویم اور احادیثِ مبارکہ کا تھا جو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے دور کے بعد سے اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دور تک احادیث اور علمِ تقویم کے درمیان اختلافی مسئلہ رہا جس کے حل کے بارے میں بڑے بڑے اکابر علما یوں کہتے ہوئے نظر آئے کہ اگر احادیث کو سچا مانیں تو علمِ تقویم کے قاعدے غلط ہوں گے اور اگر علمِ تقویم کے قاعدوں کو سچا مانیں تو احادیث غلط قرار پائیں گی، لیکن ہم احادیث کو غلط قرار دے نہیں سکتے لہذا علمِ تقویم کے قاعدوں کو ہی غلط قرار دیں گے کیونکہ وہ قیاسی ہیں۔

لیکن جب ہمارے اعلی حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا مبارک دور آیا اور آپ کی بارگاہ میں یہ مسئلہ پیش ہوا تو آپ نے ایسی تحقیق بیان فرمائی جس کی روشنی میں احادیث کے ساتھ ساتھ علمِ تقویم کے قاعدے بھی سچے ہو گئے اور صدیوں سے حل نہ ہونے والا مسئلہ ایسا لگنے لگا گویا کہ اس میں کوئی مشکل چیز تھی ہی نہیں۔

## وہ مسئلہ یہ ہے

**اے عاشقانِ رضا!** یقیناً آپ سوچ رہے ہوں گے کہ آخر وہ کون سا مسئلہ ہے جو صدیوں سے احادیث اور علمِ تقویم کے درمیان اختلافی مسئلہ رہا؟

**اے عاشقانِ رضا!** وہ مسئلہ ہمارے نبی، پیارے نبی، اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ظاہری وفات کے دن اور تاریخ کا ہے چنانچہ:

## سوال

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ المنان سے سوال ہوا: ''کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وفات شریف حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تاریخ کیا ہے؟''

## جواب

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: قول مشہور و معتمد جمہور دوازدہم (یعنی بارہ) ربیع الاول شریف ہے، ابن سعد نے طبقات میں بطریق عمر بن علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہما امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کی:

قَالَ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ لِاثْنَتَیْ عَشَرَۃَ مَضَتْ مِنْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ۔

**ترجمہ:** حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات شریف روز دوشنبہ (یعنی پیر کے دن) بارہویں تاریخ ربیع الاول شریف کو ہوئی۔

(الطبقات الکبرٰی ابن سعد ذکر کم مرض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ دار صادر بیروت ۲ / ۲۷۲)

خمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں ہے:

تُوُفِّیَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ نِصْفَ النَّھَارِ لِاثْنَتَیْ عَشَرَۃَ لَیْلَۃً خَلَتْ مِنْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ سَنَۃَ اِحْدٰی عَشَرَۃَ مِنَ الْھِجْرَۃِ ضُحٰی فِی مِثْلِ الْوَقْتِ الَّذِیْ دَخَلَ فِیْہِ الْمَدِیْنَۃَ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا وصال مبارک بارہ ربیع الاول شریف 11 ہجری بروز پیر دوپہر کے وقت ہوا جس وقت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تھے۔

(تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس ذکر وقت موتہ علیہ السلام موسسۃ شعبان بیروت ۲/۱۶۶)

اور امام ابوحاتم رازی وامام رزین عبدری وکتاب الوفاء امام ابن جوزی سے ہے:

مَرِضَ فِی صَفَرَ لِعَشْرٍ بَقِیْنَ مِنْہُ وَتُوُفِّیَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاثْنَتَیْ عَشَرَۃَ لَیْلَۃً خَلَتْ مِنْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ۔

ترجمہ: حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بیس صفر کو بیمار ہوئے اور 12 ربیع الاول پیر کے روز آپ کا وصال ہوا۔ (تاریخ الخمیس ابتداء مرضہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مؤسسۃ شعبان بیروت ۲/۱۶۱)

کامل ابن اثیر جزری میں ہے:

کَانَ مَوْتُہٗ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ لِثِنَتَیْ عَشَرَۃَ لَیْلَۃً خَلَتْ مِنْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ۔

ترجمہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال بارہ ربیع الاول پیر کے روز ہوا۔

(الکامل فی التاریخ ابن اثیر ذکر مرض رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دار صادر بیروت ۲/۳۲۳)

مجمع بحار الانوار میں ہے:

وَصَلَ بِالْحَقِّ فِی نِصْفِ نَھَارِہٖ لِاثْنَیْ عَشَرَ مِنْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ۔

ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بارہ ربیع الاول کو واصل بہ حق ہوئے۔

(مجمع بحارالانوار فصل فی السیر من سیر نا المختصر فی سبب قدوم الحبشہ الخ مکتبہ دارالایمان المدینۃ المنورہ ۵/ ۲۹۴)

ان اقوال و اثار کو نقل کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تفصیل مقام وتوضیح مرام یہ ہے کہ وفات اقدس ماہ ربیع الاول روزدوشنبہ (یعنی پیر) میں واقع ہوئی، اس قدر ثابت و مستحکم ویقینی ہے جس میں اصلاً جائے نزاع(یعنی جھگڑے کی جگہ) نہیں۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری ومواہب لدنیہ وشرح زرقانی میں ہے:

ثُمَّ اِنَّ وَفَاتَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِی یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ کَمَا ثَبَتَ فِی الصَّحِیْحِ عَنْ اَنَسٍ وَرَوَاہُ اِبْنُ سَعْدٍ بِاَسَانِیْدِہٖ عَنْ عَائِشَۃَ وَعَلِیٍّ وَسَعْدٍ وَعُرْوَۃَ وَابْنِ الْمُسَیِّبِ وَابْنِ شِہَابٍ وَغَیْرِھِمْ: مِنْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ بِلَا خِلَافٍ۔ کَمَا قَالَ اِبْنُ عَبْدِ الْبَرِّ، بَلْ کَادَیَکُوْنُ اِجْمَاعًا۔

ترجمہ: پھر حضورعلیہ الصلوٰۃ والسلام کاوصال پیر کے روز ہے، جیساکہ صحیح میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہے۔ اس کو ابن سعد نے اپنی صحیح سندوں کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ، حضرتِ علی مرتضٰی، حضرتِ سعد، حضرتِ عروہ، حضرتِ ابن مسیب اور حضرتِ ابن شہاب رضی اللہ عنہم وغیرہ سے روایت کیاہے کہ: ربیع الاول میں وصال مبارک کے ہونے میں کوئی اختلاف نہیں، جیساکہ ابن عبدالبر نے کہا،بلکہ تقریباً اس پر اجماع ہے۔(المواہب اللدنیۃ آخر البعوث النبویۃ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ٦٤٩)

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ آخر البعوث النبویۃ دارالمعرفۃ بیروت ۳/ ۱۱۱)

## علم تقویم کے اعتبار سے

لیکن علمِ تقویم کے اعتبار سے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا وصالِ ظاہری 12 ربیع الاول، پیر کے دن نہیں ہوا کیونکہ یہ بات مسلم ہے کہ حجۃ الوداع بالاجماع 9 ذی الحجہ جمعہ کے دن

10 ہجری کو ہوا ہے۔ اور جب 9 ذی الحجہ جمعہ کے دن تھی تو ذی الحجہ 10 ہجری کی پہلی تاریخ جمعرات کو ہو گی۔ اور حجۃ الوداع اور رسول اللہ ﷺ کے ظاہری وفات کے درمیان تین مہینے آتے ہیں: (1) ذوالحجہ 10 ہجری۔ (2) محرم 11 ہجری۔ (3) صفر 11 ہجری۔ اور چوتھے مہینے ربیع الاول 11 ہجری کی 12 تاریخ کو وصال ہوا۔

## تینوں مہینے 30 کے

اب اگر تینوں مہینے (یعنی ذوالحجہ، محرم، صفر) 30 کے لیں تو 12 ربیع الاول اتوار کے دن ہو گی جیسا کہ نقشہ میں دیکھیں:

**پہلا مہینہ**

| ذوالحجہ 10 ہجری | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| جمعرات | جمعہ | سنیچر | اتوار | پیر | منگل | بدھ |
| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | **7** |
| 8 | 9 | 10 | 11 | 12 | 13 | **14** |
| 15 | 16 | 17 | 18 | 19 | 20 | **21** |
| 22 | 23 | 24 | 25 | 26 | 27 | **28** |
| 29 | 30 | | | | | |

## دوسرا مہینہ

| محرم 11ہجری | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بدھ | منگل | پیر | اتوار | سنیچر | جمعہ | جمعرات |
| **5** | 4 | 3 | 2 | 1 | | |
| **12** | 11 | 10 | 9 | 8 | 7 | 6 |
| **19** | 18 | 17 | 16 | 15 | 14 | 13 |
| **26** | 25 | 24 | 23 | 22 | 21 | 20 |
| | | | 30 | 29 | 28 | 27 |

## تیسرا مہینہ

| صفر 11ہجری | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بدھ | منگل | پیر | اتوار | سنیچر | جمعہ | جمعرات |
| **3** | 2 | 1 | | | | |
| **10** | 9 | 8 | 7 | 6 | 5 | 4 |
| **17** | 16 | 15 | 14 | 13 | 12 | 11 |
| **24** | 23 | 22 | 21 | 20 | 19 | 18 |
| | 30 | 29 | 28 | 27 | 26 | 25 |

## چوتھا مہینہ

| ربیع الاول 11ہجری | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بدھ | منگل | پیر | اتوار | سنیچر | جمعہ | جمعرات |
| **1** | | | | | | |
| **8** | 7 | 6 | 5 | 4 | 3 | 2 |
| **15** | 14 | 13 | 12 | 11 | 10 | 9 |

## دو مہینے 30 کے اور ایک مہینہ 29 کا

اور اگر دو مہینے (یعنی ذوالحجہ، محرم) 30 کے لیں اور ایک مہینہ 29 کا لیں تو 12 ربیع الاول سنیچر کے دن ہو گی جیسا کہ نقشہ میں دیکھیں:

## پہلا مہینہ

| ذوالحجہ 10ہجری | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بدھ | منگل | پیر | اتوار | سنیچر | جمعہ | جمعرات |
| **7** | 6 | 5 | 4 | 3 | 2 | 1 |
| **14** | 13 | 12 | 11 | 10 | 9 | 8 |
| **21** | 20 | 19 | 18 | 17 | 16 | 15 |
| **28** | 27 | 26 | 25 | 24 | 23 | 22 |
| | | | | | 30 | 29 |

## دوسرا مہینہ

| محرم 11ہجری | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بدھ | منگل | پیر | اتوار | سنیچر | جمعہ | جمعرات |
| **5** | 4 | 3 | 2 | 1 | | |
| **12** | 11 | 10 | 9 | 8 | 7 | 6 |
| **19** | 18 | 17 | 16 | 15 | 14 | 13 |
| **26** | 25 | 24 | 23 | 22 | 21 | 20 |
| | | | 30 | 29 | 28 | 27 |

## تیسرا مہینہ

| صفر 11ہجری | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بدھ | منگل | پیر | اتوار | سنیچر | جمعہ | جمعرات |
| **3** | 2 | 1 | | | | |
| **10** | 9 | 8 | 7 | 6 | 5 | 4 |
| **17** | 16 | 15 | 14 | 13 | 12 | 11 |
| **24** | 23 | 22 | 21 | 20 | 19 | 18 |
| | | 29 | 28 | 27 | 26 | 25 |

## چوتھا مہینہ

| ربیع الاول 11ہجری | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بدھ | منگل | پیر | اتوار | سنیچر | جمعہ | جمعرات |
| **2** | 1 | | | | | |
| **9** | 8 | 7 | 6 | 5 | 4 | 3 |
| **16** | 15 | 14 | 13 | 12 | 11 | 10 |

## ایک مہینہ 30کا اور دو مہینے 29کے

اور اگر ایک مہینہ (یعنی ذوالحجہ) ۳۰ کا لیں اور دو مہینے (یعنی محرم، صفر) ۲۹ کا لیں تو ۱۲ ربیع الاول جمعہ کے دن ہو گی جیسا کہ نقشہ میں دیکھیں:

## پہلا مہینہ

| ذوالحجہ 10ہجری | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بدھ | منگل | پیر | اتوار | سنیچر | جمعہ | جمعرات |
| **7** | 6 | 5 | 4 | 3 | 2 | 1 |
| **14** | 13 | 12 | 11 | 10 | 9 | 8 |
| **21** | 20 | 19 | 18 | 17 | 16 | 15 |
| **28** | 27 | 26 | 25 | 24 | 23 | 22 |
| | | | | | 30 | 29 |

## دوسرا مہینہ

| محرم 11 ہجری | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| جمعرات | جمعہ | سنیچر | اتوار | پیر | منگل | بدھ |
| | | 1 | 2 | 3 | 4 | **5** |
| 6 | 7 | 8 | 9 | 10 | 11 | **12** |
| 13 | 14 | 15 | 16 | 17 | 18 | **19** |
| 20 | 21 | 22 | 23 | 24 | 25 | **26** |
| 27 | 28 | 29 | | | | |

## تیسرا مہینہ

| صفر 11 ہجری | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| جمعرات | جمعہ | سنیچر | اتوار | پیر | منگل | بدھ |
| | | | 1 | 2 | 3 | **4** |
| 5 | 6 | 7 | 8 | 9 | 10 | **11** |
| 12 | 13 | 14 | 15 | 16 | 17 | **18** |
| 19 | 20 | 21 | 22 | 23 | 24 | **25** |
| 26 | 27 | 28 | 29 | | | |

### چوتھا مہینہ

| ربیع الاول 11ہجری | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بدھ | منگل | پیر | اتوار | سنیچر | جمعہ | جمعرات |
| **3** | 2 | 1 | | | | |
| **10** | 9 | 8 | 7 | 6 | 5 | 4 |
| **17** | 16 | 15 | 14 | 13 | 12 | 11 |

## تینوں مہینے 29کے

اور اگر تینوں مہینے (یعنی ذوالحجہ، محرم، صفر) 29 کے لیں تو 12 ربیع الاول جمعرات کے دن ہوگی جیسا کہ نقشہ میں دیکھیں:

### پہلا مہینہ

| ذوالحجہ10ہجری | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بدھ | منگل | پیر | اتوار | سنیچر | جمعہ | جمعرات |
| **7** | 6 | 5 | 4 | 3 | 2 | 1 |
| **14** | 13 | 12 | 11 | 10 | 9 | 8 |
| **21** | 20 | 19 | 18 | 17 | 16 | 15 |
| **28** | 27 | 26 | 25 | 24 | 23 | 22 |
| | | | | | | 29 |

## دوسرا مہینہ

| محرم 11ہجری | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بدھ | منگل | پیر | اتوار | سنیچر | جمعہ | جمعرات |
| **6** | 5 | 4 | 3 | 2 | 1 | |
| **13** | 12 | 11 | 10 | 9 | 8 | 7 |
| **20** | 19 | 18 | 17 | 16 | 15 | 14 |
| **27** | 26 | 25 | 24 | 23 | 22 | 21 |
| | | | | | 29 | 28 |

## تیسرا مہینہ

| صفر 11ہجری | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بدھ | منگل | پیر | اتوار | سنیچر | جمعہ | جمعرات |
| **5** | 4 | 3 | 2 | 1 | | |
| **12** | 11 | 10 | 9 | 8 | 7 | 6 |
| **19** | 18 | 17 | 16 | 15 | 14 | 13 |
| **26** | 25 | 24 | 23 | 22 | 21 | 20 |
| | | | | 29 | 28 | 27 |

## چوتھا مہینہ

| ربیع الاول 11ہجری | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بدھ | منگل | پیر | اتوار | سنیچر | جمعہ | جمعرات |
| 4 | 3 | 2 | 1 | | | |
| 11 | 10 | 9 | 8 | 7 | 6 | 5 |
| 18 | 17 | 16 | 15 | 14 | 13 | 12 |

## پیر کے دن 12تاریخ نہیں

پس اگر ذی الحجہ، محرم، صفر تینوں مہینے 30 کے لیے جائیں تو ربیع الاول کی پہلی تاریخ بدھ کے روز ہوگی اور پیر کے دن چھٹی اور تیرہویں تاریخ ہوگی۔

اور اگر تینوں 29 کے لیں تو ربیع الاول کی پہلی تاریخ اتوار کو ہوگی اور پیر کے دن دوسری اور نویں تاریخ ہوگی۔

اور اگر ان میں کوئی سا ایک 29 کا اور باقی دو30 کے لیجئے تو ربیع الاول کی پہلی تاریخ منگل کے دن ہوگی اور پیر کے دن ساتویں اور چودھویں تاریخ ہوگی۔

اور اگر ایک مہینہ 30 کا اور دو مہینے 29 کے لیجیے تو ربیع الاول کی پہلی تاریخ پیر کے دن ہوگی ہے پھر پیر کے دن آٹھویں اور پندرہویں تاریخ ہوگی۔

غرض پیر کے دن بارہویں تاریخ کسی حساب سے نہیں آتی، اور ان چار صورتوں کے علاوہ پانچویں کوئی صورت نہیں۔

پس اگر علمِ تقویم کی بات مانیں تو وہ احادیث درست نہیں ہوں گی جن میں بیان کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کا ظاہری وصال 12 ربیع الاول پیر کے دن ہوا۔ جبکہ جمہور علمائے کرام کا یہی قول ہے۔

## سب سے پہلے اعتراض کس نے کیا؟

جمہور علماء کے قول پر یہ اعتراض سب سے پہلے امام سہیلی کے خیال میں آیا اور اسے لاحل سمجھ کر انہوں نے 12 ربیع الاول اتوار کے دن کا قول کیا ہے اور امام ابن حجر عسقلانی نے 12 ربیع الاول سنیچر کے دن ہونے کا قول کیا ہے۔ جیسا کہ مواہب لدنیہ میں ہے:

سہیلی نے جمہور علما کے قول پر اعتراض وارد کیا ہے وہ یہ ہے کہ علماء ذوالحجہ کے جمعرات کو شروع ہونے پر متفق ہیں کیونکہ وقوف عرفہ بروز جمعہ ہونے پر اجماع ہے۔ تو اب اگر تینوں مہینے (ذوالحجہ، محرم، صفر) کامل (یعنی 30،30 دن کے) فرض کئے جائیں یا تینوں ناقص (یعنی 29،29 دن کے) فرض کئے جائیں یا بعض 30 اور بعض 29 فرض کئے جائیں کسی صورت میں یہ صحیح نہ ہو گا کہ بارہ ربیع الاول شریف پیر کے دن ہو۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ اعتراض اس شخص پر ظاہر ہے جو غور و فکر کرے۔

(المواہب اللدنیہ آخر البعوث النبویہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/۴۹-۲۴۸)

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ آخر البعوث النبویہ دارالمعرفۃ بیروت ۳/۱۱۰و۱۱۱)

## امام بدر بن جماعہ کی تاویل

اور امام بدر بن جماعہ نے جمہور علما کے قول کی یہ تاویل کی کہ ''اِثْنَیْ عَشَرَ خَلَتْ'' سے بارہ دن گزرنا مراد ہے نہ کہ صرف بارہ راتیں، اور ظاہر ہے کہ بارہ دن گزرنا تیرہویں ہی تاریخ پر صادق آئے گا اور پیر کے دن تیرہویں تاریخ بے تکلف صحیح ہے جبکہ پہلے تینوں مہینے 30 کے ہوں۔

## اعلیٰ حضرت کا جواب

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ المنان نے اس اختلافی مسئلے کے جواب میں ایک رسالہ بنام ''**نُطْقُ الْهِلَالِ بَارِخُ وِلَادِالْحَبِيْبِ وَالْوِصَالِ۔ حبیب خدا ﷺ کی تاریخ ولادت ووصال پر ہلال (یعنی چاند) کی گواہی**'' تحریر فرمایا جو فتاوی رضویہ کی 26ویں جلد میں موجود ہے۔ جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلے کو بڑے آسان انداز میں حل فرمایا۔

اور امام بارزی اور امام ابن کثیر کے حوالے سے اس مسئلے کی توجیہ یوں فرمائی کہ مکہ معظمہ میں ذی الحجہ کے چاند کی رؤیت بدھ کے شام کو ہوئی اور پہلی تاریخ جمعرات کو اور جمعہ کا عرفہ (یعنی ذی الحجہ کی 9 تاریخ) مگر مدینہ طیبہ میں رؤیت دوسرے دن ہوئی تو ذی الحجہ کی پہلی تاریخ جمعہ کی ٹھہری اور تینوں مہینے ذی الحجہ، محرم، صفر تیس تیس کے ہوئے تو ربیع الاول کی پہلی تاریخ جمعرات کے دن اور بارہویں تاریخ پیر کے دن ہوئی۔

(فتاوی رضویہ، ج۲۶ ص۴۲۱)

اس بات کو نقشہ میں ملاحظہ فرمائیں:

## پہلا مہینہ

| ذوالحجہ10ہجری | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بدھ | منگل | پیر | اتوار | سنیچر | جمعہ | جمعرات |
| **6** | 5 | 4 | 3 | 2 | 1 | |
| **13** | 12 | 11 | 10 | 9 | 8 | 7 |
| **20** | 19 | 18 | 17 | 16 | 15 | 14 |
| **27** | 26 | 25 | 24 | 23 | 22 | 21 |
| | | | | 30 | 29 | 28 |

## دوسرا مہینہ

| محرم11ہجری | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بدھ | منگل | پیر | اتوار | سنیچر | جمعہ | جمعرات |
| **4** | 3 | 2 | 1 | | | |
| **11** | 10 | 9 | 8 | 7 | 6 | 5 |
| **18** | 17 | 16 | 15 | 14 | 13 | 12 |
| **25** | 24 | 23 | 22 | 21 | 20 | 19 |
| | | 30 | 29 | 28 | 27 | 26 |

## تیسرا مہینہ

| صفر 11 ہجری | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بدھ | منگل | پیر | اتوار | سنیچر | جمعہ | جمعرات |
| **2** | 1 | | | | | |
| **9** | 8 | 7 | 6 | 5 | 4 | 3 |
| **16** | 15 | 14 | 13 | 12 | 11 | 10 |
| **23** | 22 | 21 | 20 | 19 | 18 | 17 |
| **30** | 29 | 28 | 27 | 26 | 25 | 24 |

## چوتھا مہینہ

| ربیع الاول 11 ہجری | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بدھ | منگل | پیر | اتوار | سنیچر | جمعہ | جمعرات |
| **7** | 6 | 5 | 4 | 3 | 2 | 1 |
| **14** | 13 | 12 | 11 | 10 | 9 | 8 |
| **21** | 20 | 19 | 18 | 17 | 16 | 15 |

پس علمِ تقویم والے مکی تاریخ سے رسول اللہ ﷺ کی وصالِ ظاہری کی تاریخ کا حساب لگاتے ہیں اس لیے پیر کے دن ربیع الاول کی 12 تاریخ نہیں آتی جبکہ رسول اللہ ﷺ کا وصال مدینہ میں ہوا ہے اور احادیث میں جو تاریخ بیان ہوئی ہے وہ مدنی تاریخ ہے اور جب مدنی تاریخ کے اعتبار سے حساب لگاتے ہیں تو احادیث اور علمِ تقویم دونوں اس بات

کی گواہی دیتے ہیں ہے رسول اللہ ﷺ کا ظاہری وصال مبارک پیر کے دن، ربیع الاول کی 12 تاریخ کو ہوا ہے۔ لہذا احادیث اور علمِ تقویم میں کوئی اختلاف نہیں۔

**اللہ اکبر! اے عاشقانِ رسول!** دیکھا آپ نے ہمارے اعلی حضرت علیہ رحمۃ اللہ العزت نے صدیوں سے چلے آنے والے اختلافی مسئلے کو کتنے آسان اور کم وقت میں حل فرما کر احادیث اور علمِ تقویم کے قاعدوں کو سچا کر دکھایا۔

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اس جواب پر ایک سوال بھی کیا گیا لیکن اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس سوال کا جواب علمِ ہیئت کی روشنی میں ایسا دیا جس جواب کو سن کر عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں کہ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو علمِ ہیئت پر کیسا کمال و دسترس حاصل تھا۔ چنانچہ سوال مع جواب ملاحظہ کیجیے:

## مکہ میں چاند کیسے دکھ گیا؟

اب یہاں پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ 10 ہجری کے ذی الحجہ کا چاند مکہ میں بدھ کی شام کو دکھ گیا جس کی وجہ سے پہلی تاریخ جمعرات کو ہوئی اور مدینہ میں چاند نہ دکھا بلکہ مدینہ میں جمعرات کی شام کو دکھا جس کی وجہ سے مدینے میں ذی الحجہ کی پہلی تاریخ جمعہ کے دن ہوئی۔ ایسے کیسے ہو گیا؟

## اعلی حضرت کا جواب

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے اعلی حضرت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ المنان نے جو کچھ فرمایا اس کا آسان انداز میں خلاصہ یہ ہے کہ:

یقیناً سوال غور کرنے کے قابل ہے کیونکہ مکہ اور مدینہ کے طولِ بلد اور عرضِ بلد میں کوئی زیادہ فرق نہیں ہے بلکہ طولِ بلد میں دو درجے اور عرضِ بلد میں تین درجے۔ اور اس فرق سے یہ ہرگز لازم نہیں آتا کہ مکہ معظمہ میں تو چاند دکھ جائے اور مدینہ طیبہ میں نہ دکھے بلکہ اگر ایسا ہوا تو مسئلہ اس کے الٹ ہو گا یعنی یہ تو ہو سکتا ہے کہ مدینہ میں دکھ جائے اور مکہ میں نہ دکھے کیونکہ جو شہر جس قدر مغربی جانب ہو گا وہاں چاند دکھنے کا امکان زیادہ ہو گا اور مدینہ مکہ کی بنسبت مغربی جانب ہے۔

پس علمِ فلکیات کے قواعد پر نظر کیجئے تو واقعی بدھ کا دن مدینہ طیبہ میں عادۃً چاند دکھنے کا نہ تھا اور جب مدینہ میں دکھنے کے قابل نہ تھا تو مکہ میں تو اور زیادہ دکھنے کے قابل نہ تھا۔

لیکن حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بے شمار برکات اور آپ کے معجزات کے پیشِ نظر یہ بات محال نہیں تھی کہ ایسے امکان غیر متوقع کی حالت میں جمعہ کے دن کو فضیلت و توفیق ملنے کے لیے اللہ پاک کے حکم سے مکہ معظمہ میں بدھ کی شام کو چاند نظر آ گیا ہو اور اُفُقِ مدینہ طیبہ میں حسب عادت چاند نہ دکھا۔

## کیا لگاتار تین مہینے 30 کے ہو سکتے ہیں؟

اب ایک سوال اور ہوتا ہے کہ اس صورت میں تینوں مہینے یعنی ذی الحجہ، محرم، صفر 30 کے ہو رہے ہیں اور لگاتار تین مہینے 30 کے نہیں ہوتے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے اعلی حضرت علیہ رحمۃ اللہ العزت نے فرمایا: تین مہینے 29 کے لگاتار ہو سکتے ہیں تین سے زیادہ نہیں ہوتے اور 30 کے لگاتار چار مہینے ہو سکتے ہیں ہاں پانچ نہیں ہوتے۔(فتاوی رضویہ، ج۲٦، ص۴۲۳)

یہ سب بیان کرنے کے بعد آخر میں علمِ فلکیات کی روشنی میں ان لوگوں کا رد فرمایا جنہوں نے کہا کہ: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ظاہری وفات کا دن پیر کا ہونا تو یقینی ہے مگر پیر کے دن 12 تاریخ ہونا درست نہیں ہے بلکہ پیر کے دن ایک ربیع الاول یا دو ربیع الاول ہونا ہے۔

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مگر حساب ہی شاہد عدل ہے کہ اس سال (یعنی 11 ہجری) ربیع الاول شریف کی پہلی یا دوسری پیر کو ہونا باطل و محال ہے، فقیر اس پر دو حجت قاطعہ رکھتا ہے۔

پھر آپ نے علمِ فلکیات کے وہ شاندار موتی بکھیرے ہیں جو پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علمِ فلکیات کے قاعدوں کی مدد سے تیرہ سو سال پہلے کے چاند و سورج کے طلوع اور غروب کے اوقات کو نکال کر مسئلے کو خوب واضح اور روشن فرمادیا، لیکن وہ باتیں اسی کے سمجھ میں آئیں گی جس کو علمِ فلکیات کا علم ہو۔

اللہ پاک ہمیں فیضانِ اعلی حضرت سے مالامال فرمائے اور ان کے علم سے حصہ عطا فرمائے آمین بجاہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

## نطق الہلال رسالہ تصنیف کرنے کی وجہ

19 ربیع الاول 1317ھ میں اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے 7 سوالات پوچھے گئے جن کے جواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مکمل رسالہ تحریر فرمایا جس کا نام ''نُطْقُ

اَلْهِلَالِ بَارِخُ وِلَادِالْحَبِيْبِ وَالْوِصَالِ "جس کا ترجمہ (حبیب خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تاریخ ولادت و وصال پر ہلال کی گواہی) ہے۔ اور عجیب بات یہ کہ آپ نے اس رسالے کا نام ایسا رکھا جس کے تمام حروف کے عدد 1317 ہیں جو اس بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ یہ رسالہ کس سنِ ہجری میں لکھا گیا۔

## سات سوال

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے کیے جانے والے سات سوال ملاحظہ فرمائیں:

**سوال** 1: استقرار نطفہ زکیہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کس ماہ و تاریخ میں ہوا؟

**سوال**:2: استقرارِ حمل کا دن کیا تھا؟

**سوال**:3: مدت حمل شریف کس قدر تھی؟

**سوال**:4: ولادت شریف کا دن کیا ہے؟

**سوال**:5: کیا مہینہ تھا؟

**سوال**:6: شمسی تاریخ کیا تھی؟

**سوال**:7: وفات شریف حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تاریخ کیا ہے؟

**اے عاشقانِ رسول!** ان سوالات کو پڑھ کر یقیناً آپ کو کچھ نہ کچھ اندازہ ضرور ہو گیا ہو گا کہ کتنے مشکل سوالات ہیں کیا ان کے جوابات کوئی دے سکتا ہے؟

یہ سوالات اگرچہ مشکل ہیں لیکن جب امامِ وقت، امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں تو مشکل ہونے کے باوجود آپ رحمۃ اللہ ان تمام سوالات کے جوابات آسانی کے ساتھ دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

ان تمام سوالات میں سب سے اہم اور بنیادی سوال ساتواں سوال ہے جس کا جواب آپ نے ملاحظہ کیا۔ اب بقیہ سوالات کے جوابات مختصراً ملاحظہ فرمائیں:

## پہلا سوال اور اس کا جواب

**سوال:** 1: استقرار نطفہ زکیہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس ماہ و تاریخ میں ہوا؟

**جواب:** خطیب بغدادی نے سہل تستری سے روایت بیان کی کہ بعض (علما) غُرَّۂ رجب (یعنی رجب کی پہلی تاریخ) کہتے ہیں اور بعض دہم (یعنی دس) محرم، جیسا کہ اس کو ابو نعیم اور ابن عساکر نے عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے۔

اور صحیح یہ ہے کہ استقرارِ حمل ماہ حج (یعنی ذی الحجہ) کی بارہویں تاریخ کو ہوا ہے۔ مدارج میں اسی کی تصحیح فرمائی ہے۔ اس قول کی دلیل حدیث ابن سعد و ابن عساکر ہے کہ زن (عورت) خثعمیہ نے حضرت عبد اللہ کو اپنی طرف بلایا، انہوں نے رمی جمار کا عذر فرمایا، بعد رمی حضرت آمنہ سے مقاربت کی، اور حمل اقدس مستقر ہوا، پھر خثعمیہ نے دیکھ کر کہا کیا ہمبستری کی؟ فرمایا: ہاں! کہا کہ وہ نور جو میں نے آپ کی پیشانی سے آسمان تک بلند دیکھا تھا نہ رہا آمنہ کو مژدہ دیجئے کہ ان کے حمل میں افضل اہل زمین ہے۔

(تاریخ دمشق الکبیر باب ذکر طہارۃ مولدہ وطیب اصلہ الخ داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/۲۲۸)

اور ظاہر ہے کہ رمی جمار نہیں ہوتی مگر حج میں۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

(فتاوی رضویہ، ج۲۶، ص۴۰۶)

## دوسرا سوال اوراس کا جواب

**سوال**:2: استقرارِ حمل کا دن کیا تھا؟

**جواب**: کہا گیا کہ استقرارِ حمل روز دوشنبہ کو ہوا ہے اس کو زبیر نے ذکر کیا اور مجمع البحار میں اسی پر جزم فرمایا۔ (مجمع بحارالانوار بیان نسبہ صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ دارالایمان المدینۃ المنورہ ۵/ ۲۶۵)

اوراصح یہ ہے کہ شبِ جمعہ تھی، اسی لیے امام احمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ شب جمعہ کو شب قدر سے افضل کہتے ہیں کہ یہ خیر وبرکت وکرامت وسعادت جو اس میں اُتری اس کے ہمسر نہ کبھی اُتری نہ قیامت تک اُترے، وہاں تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا (اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں) اور یہاں مولائے ملائکہ وآقائے روح صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا نزول اجلال عظیم الفتوح ہے۔ (مدارج النبوۃ باب اول نور مصطفی استقرار نطفہ زکیہ الخ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ملتان ۲/ ۱۳)

(فتاوی رضویہ، ج۲۶، ص۴۰۶۔۴۰۷)

## تیسرا سوال اوراس کا جواب

**سوال**:3: مدت حمل شریف کس قدر تھی؟

**جواب**: دس ماہ، نو ماہ، سات ماہ، چھ ماہ سب کچھ کہا گیا اور صحیح نو مہینے ہیں، جیسا کہ مواہب کی شرح زرقانی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مدت حمل میں اختلاف ہے، چنانچہ کہا گیا کہ پورے نو ماہ ہے۔ مغلطائی نے اسی قول کو مقدم کیا۔ غرر میں فرمایا کہ یہی صحیح ہے۔ (شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد الاول ذکر تزوج عبداللہ وآمنہ دارالمعرفۃ بیروت ۱/ ۱۳۶)

(فتاوی رضویہ، ج۲۶، ص۴۰۷)

## چوتھا سوال اور اس کا جواب

**سوال:**4: ولادت شریف کا دن کیا ہے؟

**جواب:** بالاتفاق دوشنبہ (یعنی پیر کا دن) ہے علامہ ابن حجر نے افضل القرٰی میں اس کی تصریح فرمائی۔

اور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پیر کے دن کو فرماتے ہیں: میں اسی دن پیدا ہوا ہوں۔ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۳۶۸)

(فتاوی رضویہ، ج۲۶، ص۴۰۷)

## پانچواں سوال اور اس کا جواب

**سوال:**5: ولادت شریف کا کیا مہینہ تھا؟

**جواب:** رجب، صفر، ربیع الاول، محرم، رمضان سب کچھ کہا گیا اور صحیح و مشہور و قول جمہور ربیع الاول ہے، مدارج میں ہے: مشہور یہ ہے کہ ولادت مبارکہ ماہ ربیع الاول شریف میں ہوئی۔ (مدارج النبوۃ باب اول ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۲/۱۴)

مواہب میں ہے: ولادت مبارکہ نہ تو محرم میں ہوئی اور نہ ہی رجب میں اور نہ رمضان میں۔ (المواہب اللدنیہ المقصد الاول یوم ولادۃ المکتب الاسلامی بیروت ۱/۱۴۲)

یہاں تک کہ علامہ ابن الجوزی و ابن جزار نے ربیع الاول پر اجماع نقل کیا۔ نسیم الریاض میں تلقیح سے ہے: اس پر علماء متفق ہیں کہ آپ ماہ ربیع الاول میں پیر کے روز پیدا ہوئے۔ (نسیم الریاض فصل و من ذٰلک ماظہر من الآیات عند مولدہ مرکز اہل سنت برکات رضا ۳/۲۷۵)

یہاں تک کہ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ربیع الاول میں ولادت کے متعلق آٹھ حوالے پیش کیے۔

آٹھ حوالے پیش کرنے کے بعد ایک اشکال ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

کہ جب استقرارِ حمل کا مہینہ ذی الحجہ مقرر ہو چکا تو ذی الحجہ سے ربیع الاول تک تین مہینے ہی بنتے ہیں جب کہ چھ مہینے سے کم کا حمل عادۃً محال ہے حالانکہ اوپر اصح قول گزرا کہ حمل شریف کی مدت نو مہینے ہے۔ تو یہ تینوں باتیں ایک دوسرے کے کیسے مطابق ہو سکتی ہیں؟

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس اشکال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

لیکن میں اللہ تعالٰی کی توفیق سے کہتا ہوں: مہینے زمانہ جاہلیت میں معین نہ تھے، اہل عرب ہمیشہ شہر حرم کی تقدیم تاخیر کر لیتے جس کے سبب ذی الحجہ ہر ماہ میں دورہ کر جاتا، یہاں تک کہ صدیق اکبر و مولٰی علی رضی اللہ عنہما نے جو ہجرت سے نویں سال حج کیا وہ مہینہ واقعی میں ذی القعدہ تھا سال دہم (یعنی دس ہجری) میں ذی الحجہ اپنے ٹھکانے سے آیا سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حج فرمایا اور ارشاد کیا: زمانہ دورہ کر کے اسی حالت پر آگیا جس پر روزِ تخلیق زمین و آسمان تھا اس حدیث کو امام بخاری و امام مسلم نے روایت فرمایا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۃ برأۃ باب قولہ ان عدۃ الشہور الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲ /۶۷۲)

(صحیح مسلم کتاب القسامۃ باب تغلیظ تحریم الدماء قدیمی کتب خانہ کراچی ۲ /۶۰)

اس دن (یعنی حجۃ الوداع) سے (زمانۂ جاہلیت کے مہینے نسیاً منسیا ہو گئے اور یہی دورہ دوازدہ ماہ (یعنی بارہ مہینوں کا سال) قیامت تک رہا تو کچھ بعید نہیں کہ اس ذی الحجہ سے ربیع

الاول تک نو مہینے ہوں شاید شیخ محقق اسی نکتہ کی طرف مشیر ہیں کہ زمانۂ استقرار مبارک کو ایام حج سے تعبیر کیا نہ کہ ذی الحجہ سے، اگرچہ اس وقت کے عرف میں اسے ذی الحجہ بھی کہنا ممکن تھا۔

مزید اعلی حضرت فرماتے ہیں: سائل نے یہاں ولادت کی تاریخ کے بارے میں سوال نہ کیا اس میں اقوال بہت مختلف ہیں، دو، آٹھ، دس، بارہ، سترہ، اٹھارہ، بائیس، سات قول ہیں مگر اشہر و اکثر وماخوذ و معتبر بارھویں تاریخ ہے۔ مکہ معظمہ میں ہمیشہ اسی تاریخ کو مکان مولد اقدس کی زیارت کرتے ہیں جیسا کہ مواہب لدنیہ اور مدارج النبوۃ میں ہے۔ اور خاص اس مکان جنت نشان میں اسی تاریخ مجلس میلاد مقدس ہوتی ہے۔

(المواہب اللدنیہ المقصد الاول ۱/ ۱۴۲)

## چھٹا سوال اور اس کا جواب

**سوال**:6: ولادت کی شمسی (یعنی انگلش) تاریخ کیا تھی؟

**جواب**: اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس سوال کے جواب میں علمِ تقویم کے قاعدوں سے حساب لگا کر آخر میں فرمایا:

ولادت اقدس بستم اپریل (یعنی 20 اپریل) 571ء دوشنبہ (یعنی پیر) کا دن ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

## ساتواں سوال اور اس کا جواب

**سوال**:7: وفات شریف حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تاریخ کیا ہے؟

**جواب**: اس سوال کا جواب آپ نے شروع میں ملاحظہ کر لیا ہے۔

# تَمَّتْ بِالْخَیْرِ وَعَمَّتْ

## تاریخ ابتداً

10 صفر المظفر 1446ھ، بمطابق 15 اگست 2024ء

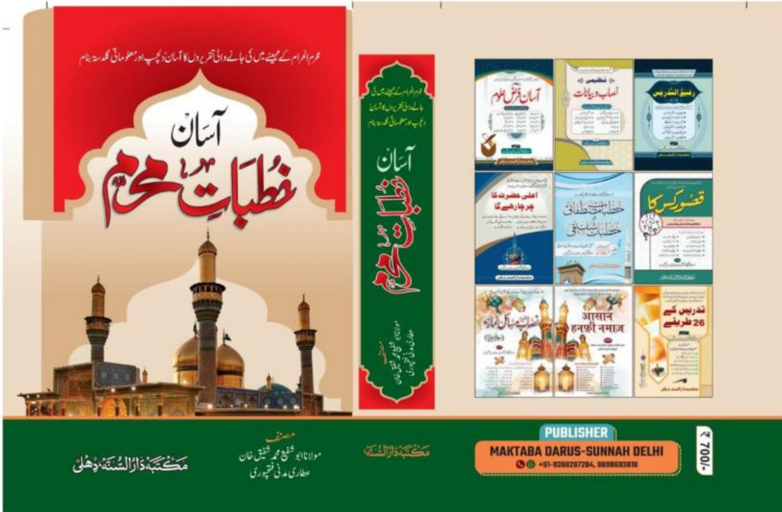
بروز جمعرات، صبح 10 بجے

## تاریخ اختتام

10 صفر المظفر 1446ھ، بمطابق 15 اگست 2024ء

بروز جمعرات، بعدِ عشاء رات 9 بجے

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری



## تُونے باطل کومٹایااے امام احمد رضا

تُو نے باطل کو مٹایا اے امام احمد رضا
دین کا ڈنکا بجایا اے امام احمد رضا

زور باطل کا، ضَلالت کا تھا جس دم ہند میں
تُو مجدِّد بن کے آیا اے امام احمد رضا

اہلِ سنّت کا چمن سر سبز تھا شاداب تھا
تازگی تُو اور لایا اے امام احمد رضا

تُونے باطل کو مٹا کر دین کو بخشی جِلا
سنّتوں کو پھر جِلایا اے امام احمد رضا

اے امامِ اہلِ سنّت نائبِ شاہِ اُمم
کیجئے ہم پر بھی سایہ اے امام احمد رضا

علم کا چشمہ ہوا ہے مَوجزَن تحریر میں
جب قلم تُو نے اٹھایا اے امام احمد رضا

حشر تک جاری رہے گا فیض مرشِد آپ کا
فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا

ہے بدرگاہِ خدا عطاؔرِ عاجِز کی دعا
تجھ پہ ہو رحمت کا سایہ اے امام احمد رضا

## واہ کیابات اعلیٰ حضرت کی

مصطفٰے کا وہ لاڈلا پیارا، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
غوث اعظم کی آنکھ کا تارا، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

سُنّیوں کے دلوں میں جس نے تھی، شمعِ عشقِ رسول روشن کی
وہ حبیبِ خدا کا دیوانہ، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

اللہ اللہ تَبَحُّرِ عِلمی، اب بھی باقی ہے خدمتِ قلمی
اہلِ سنّت کا ہے جو سرمایہ، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

علم و عِرفاں کا جو کہ ساگر تھا، خیر سے حافظِ قَوی تر تھا
حق پہ مَبنی تھا جس کا ہر فتویٰ، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

اس کی ہستی میں تھا عمل جَوہر، سنّتِ مصطفٰے کا وہ پیکر
عالِمِ دین، صاحبِ تقویٰ، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

جس نے دیکھا انہیں عقیدت سے، قلب کی آنکھ سے مَحبَّت سے
مرحبا مرحبا پکار اٹّھا، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

سنَّتوں کو جِلا دیا جس نے، دیں کا ڈنکا بجا دیا جس نے
وہ مُجدِّد ہے دین و ملّت کا، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

جو ہے اللہ کا ولی بے شک، عاشقِ صادِقِ نبی بے شک
غوثِ اعظم کا جو ہے متوالا، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

جس نے اِحقاقِ حق کیا کُھل کر، رَدِّ باطل کیا سدا کُھل کر
جو کسی سے کبھی نہ گھبرایا، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

سن لو کِلکِ رضا ہے وہ خنجر، آج بھی جس سے لرزاں اہلِ شَر
بول بالا ہے اہلِ سنّت کا، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

پھر بریلی شریف جاؤں میں، بَرَکتیں مُرشِدی کی پاؤں میں
کرلوں روضے کا خوب نَظّارہ، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

مولا بہرِ حدائقِ بخشش، بخش عطار کو بلا پرسش
خُلد میں کہتا کہتا جائے گا، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

**امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال**

**محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ**

# مرتب کی دیگر کتب کا تعارف

## (1)---مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ

غفلت اڑا کر فکرِ آخرت پیدا کرنے والے واقیات کا مجموعہ بنام "ما فعل اللہ بک" یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان واقعات کو جمع کیا گیا ہے جن میں خواب دیکھنے والا مرنے والے سے مَا فَعَلَ اللهُ بِكَ (یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟) کے ذریعہ سوال کرکے مرنے کے بعد پیش آنے والے معاملات دریافت کرتا ہے۔

### آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...اولیاء اپنے پیروکاروں کی شفاعت کریں گے ☆...دنیا میں سب سے زیادہ رونے والے حضرات
☆...ایک رقت انگیز رخصتی ☆...چالیس سال تک گناہ نہیں کیا ☆...شہوت پرستی کے مختلف انداز
☆...لوگوں کی چار اقسام ☆...دنیا کی چھ چیزیں اور ان کی حقیقت ☆...سفید بالوں کی فضیلت
☆...ناپ تول میں کمی کا وبال ☆...حوریں پانے کا عمل ☆...قربِ الٰہی پانے کا طریقہ
☆...رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پھلوں کو چوما کرتے تھے

**مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

## (2)---میری سنّت میری امّت

ان احادیث کا مجموعہ جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی سنت اور اپنی امت کا تذکرہ دلنواز فرمایا ہے۔

### آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...میری سنت کو زندہ کرنے کا مطلب ☆...میری سنت میں سے یہ چیزیں ہیں ☆...میری سنت سے جس نے محبت کی
☆...میری سنت میں جس کا سکون ہو ☆...میری امت کا سلام ☆...میری امت میں ایسا شخص پیدا فرمایا
☆...میری امت کے لئے امان ہیں ☆...میری امت کی گوشہ نشینی ☆...پچھلی امتوں کی بیماریاں

**مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

## (3)---کیا حال ہے؟

دلچسپ و عبرت ناک واقعات کا مجموعہ بنام "کیا حال ہے؟

### آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...پہلا باب : کیا حال ہے ☆...دوسرا باب: صبح کس حال میں کی

☆... تیسرا باب: آپ کیسے ہیں؟ ☆...چوتھا باب: کیسے ہو؟

**مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

## (4)...موت کے وقت

مرنے والے کو موت کے وقت پیش آنے والے دردناک و عبرت ناک معاملات پر مشتمل واقعات کا مجموعہ ہے۔

**آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے**

☆...موت کے وقت ☆...موت کا وقت ☆...نزع کا عالم ☆...نزع کے عالم

☆...وصال کا وقت ☆...وصال کے وقت ☆...وفات کا وقت

☆...وفات کے وقت ☆...انتقال کا وقت

**مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

## (5)...عقائد کی حکمتیں

اس کتاب میں عقائدِ اہلسنت کی عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ ساتھ اچھوتے انداز میں حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

**آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے**

☆... حکمت کیا ہے ☆... حکمت کہاں اور کیسے ملتی ہے ☆اللہ پاک کا ہونا کیوں ضروری ہے؟

☆...اللہ پاک کا اولاد سے پاک ہونے کی حکمتیں ☆...اللہ کو اللہ کہنے کی حکمتیں ☆... کیا اللہ پاک سوتا بھی ہے؟

☆...اللہ کا مکان سے پاک ہونے کی حکمتیں ☆...اللہ پاک کے کل کتنے نام ہیں؟

**مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

## (6)...پانچ نمازوں کی حکمت

اس کتاب میں نماز اور ارکانِ نماز کی عقلی دلائل کے ساتھ ساتھ اچھوتے انداز میں حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

**آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے**

☆... قرآن میں لفظِ صلوۃ کتنی بار آیا؟ ☆... نماز کے اعظم الفرائض ہونے کی چھ حکمت

☆... نماز کو صلوۃ کہنے کی چار حکمت ☆... نماز کے افضل العبادات ہونے کی پانچ حکمت

☆... نماز کی برکات ☆...پانچ نمازوں کے فرض ہونے کی سات حکمت

☆...انسانی زندگی کی پانچ حالت ☆...سورج کی پانچ حالت ☆... نماز کے شرائط وفرائض کی حکمتیں
☆... قبلہ مقرر کرنے کی چار حکمت ☆... کعبہ کو قبلہ مقرر کرنے کی نو حکمت ☆...رکعتوں کے مختلف ہونے کی حکمتیں
☆...احکام الٰہی کے مختلف ہونے کی حکمت ☆...پانچ نمازوں کے ناموں کی حکمت ☆... فرضوں کے ساتھ سنن کی حکمت
☆...اعمالِ نماز کا شرعی جائزہ

**مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

## (7)---قرآنی سورتوں کے مضامین

قرآنِ عظیم کی (۱۱۴) سورتوں کے متعلق اجمالی دلچسپ معلومات پر مشتمل یہ کتاب ہے جو اپنے اعتبار سے بہت علمی کتاب ہے۔

**آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے**

☆...سورت کا مقامِ نزول ☆... آیات، کلمات اور حروف کی تعداد ☆...سورت کا نام رکھے جانے کی وجہ
☆...سورت کے فضائل ☆...سورت کے مضامین ☆... پچھلی سورت کے ساتھ مناسبت
☆...اور رنگ برنگے مدنی پھول

**مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

## (8)---سب سے پہلے سب سے آخر

دلچسپ معلومات کا ایک اچھوتا انداز ''سب سے پہلے فلاں کام کس نے کیا'' پر مشتمل کتاب ہے۔

**آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے**

☆...سب سے پہلے کس نے منبر پر خطبہ پڑھا؟ ☆...سب سے پہلے کس نے راہِ خدا میں جہاد کیا؟
☆...سب سے پہلے کس نے ثرید تیار کیا؟ ☆...سب سے پہلے ترازو کس نے بنایا؟
☆...سب سے پہلے کس نے ہتھیار بنائے؟ ☆...سب سے پہلے ''اَمَّا بَعْدُ'' کس نے کہا؟
☆...سب سے پہلے اسلام میں مسجد کس نے بنائی؟ ☆...سب سے پہلے اسلام میں سولی کس کو دی گئی؟
☆...سب سے پہلے اسلام میں خطبہ کون سا پڑھا گیا؟ ☆...سب سے پہلے کس نے تاج شاہی سر پر رکھا؟

☆راہب کے ۶۲ سوالات اور ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے جوابات☆

**مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

## (9)---قصور کس کا ہے؟

کئی لڑکیاں پیدا ہونے کے بعد لوگ کہتے ہیں "اس عورت کو طلاق دے دو" آخر لڑکیوں کی پیدائش میں قصور کس کا ہے؟ مرد کا، یا عورت کا، اس کتاب میں اور اسلام اور سائنس کی روشنی میں بڑے اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے مزید دلچسپ سوالات وجوابات بھی ہیں۔

### آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...زمانۂ جاہلیت کی کچھ یادیں ☆...پانچ لرزہ خیز واردات ☆...بیٹیوں کے فضائل

☆...سائنس کیا کہتی ہے؟ ☆...دلچسپ سوالات وجوابات ☆...عِلْمُ الْجَنِیْن کیا ہے؟

☆...بچے کی پیدائش کا سبب کیا ہے؟ ☆...بچے کی پیدائش کا مرحلہ ☆...بے اولادی کے 4روحانی علاج

☆...اولادِ نرینہ کے روحانی علاج

**مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

## (10)---نصاب مسائلِ نماز

امامت ٹیسٹ کی تیاری کرنے کے لئے بہترین کتاب جس میں نماز کے بنیادی مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

### آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...اپنی ضرورت کا علم سیکھنا فرض ہے! ☆...حصولِ علم کے ذرائع ☆...چندے کے مسائل

☆...شرائطِ نماز ☆...فرائضِ نماز ☆...واجبات نماز

☆...مفسداتِ نماز ☆...مکروہاتِ نماز ☆...مسائلِ سجدۂ سہو

☆...امامت کی شرائط ☆...اقتداء کی شرائط ☆...مسائلِ نمازِ جمعہ

☆...مسائلِ نمازِ عیدین ☆...مسائلِ معذورِ شرعی ☆...جماعت کا ایک اہم مسئلہ

☆...مسائلِ شرعی مسافر ☆...مسائلِ نمازِ جنازہ ☆...مسائلِ سجدۂ تلاوت

☆...مسائلِ اذان واقامت ☆...مسائلِ لقمہ ☆...چاند کب نکلے گا؟

**مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

## (11)---خطباتِ مصطفائی وخطباتِ شفیقی حصہ اوّل

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ۶ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ۶ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

**آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطاب ملاحظہ فرمائیں گے:**

| | خطباتِ مصطفائی | | خطباتِ شفیقی |
|---|---|---|---|
| 1 | عظمتِ رسالتِ مآب ﷺ | 1 | محمد ﷺ اللہ کے مظہر ہیں |
| 2 | ذکر کی فضیلت اور اس کے اثرات | 2 | جمیع عالم برائے مصطفی ﷺ |
| 3 | ولی کی پہچان | 3 | امت کا معنی اور اس کا مفہوم |
| 4 | سنّت اور بدعت | 4 | امت محمدیہ کی عمر کم کیوں رکھی گئی |
| 5 | نورِ حسّی اور نورِ معنوی | 5 | اعلیٰ حضرت کا عشق رسول ﷺ |
| 6 | تفسیر سورۂ تکاثر | 6 | تفسیر سورۂ کوثر: محبوب ہم نے تم کو سب کچھ دیا |

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

## (12)---تدریس کے 26 طریقے

جدید دور میں جدید و قدیم تدریس کے طریقوں کا مجموعہ بنام "تدریس کے 26 طریقے" اس کتاب میں تدریس کے طریقوں کے ساتھ ساتھ اپنی تدریس کو بہتر اور مقبولِ عام بنانے کے فارمولے بھی بیان کئے گئے ہیں۔

**آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے**

☆... تدریس کے نکات ☆... تدریس کے ۲۶ طریقے ☆... درجے کی ترقی کے فارمولے

☆... طلبا کے درمیان کئے جانے والے بیان ☆... انوکھی باتیں ☆... انوکھے سوالات

☆... انوکھی حکایات ☆... انوکھی حکمتیں

**مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

## (13)---رفیق التدریس

**استاد کو تدریس کے اعلیٰ منصب کی جانب لے جانے والی ایک نمایاں تحریر جس میں تدریس میں نکھار پیدا کرنے والی چیزوں کو بیان کیا گیا ہے۔**

**اس کتاب میں چھ ابواب ہیں جو درج ذیل ہیں:**

☆...**پہلا باب:** 63انوکھی معلومات ☆...**دوسرا باب:** 63انوکھے سوالات

☆...**تیسرا باب:** 63انوکھے چٹکلے ☆...**چوتھا باب:** 63انوکھی پہیلیاں

☆...**پانچواں باب:** 63 انوکھی حکمتیں ☆...**چھٹا باب:** 63انوکھی حکایات

**مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

## (14)---تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے

**تاریخ ساز شخصیت بننے کی ایک رہنما کتاب**

**آپ اس باب میں ملاحظہ فرمائیں گے:**

☆... شخصیت کسے کہتے ہیں؟☆... تاریخ ساز شخصیت کی خصوصیات ☆... شخصیت کی تعمیر ایسے کریں☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا پہلا فارمولہ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا دوسرا فارمولہ☆... دنیا بھر میں اسلام کیسے پہنچا؟☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا دوسرا فارمولہ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا تیسرا فارمولہ☆...ادارے قائم کرنے کے فامولے☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا چوتھا فارمولہ☆... تمام عورتوں تک پیغام پہنچانے کا فارمولہ☆... تاریخ ساز شخصیت کی خوبیاں☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا پانچواں فارمولہ ☆...دوسروں کو بلند کرنا خود کی بلندی ہے☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا چھٹا فارمولہ☆... ایک بادشاہ اور چار آدمی

**مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

## (15)---آسان فرض علوم

فرض علوم پر مشتمل جدید انداز کی آسان ترین کتاب جس میں عقائدِ اہلسنت کو عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور مسائل کو نہایت آسان کر کے عوام کے پڑھنے کے قابل بنایا گیا ہے۔

**آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے**

☆... کتاب العقائد ☆... تہتر فرقوں کا بیان ☆... کتاب الطہارۃ

☆... کتاب الصلوۃ ☆... کتاب الجنائز ☆... کتاب الصوم

☆... کتاب الزکوۃ ☆... کتاب الحج ☆... کتاب النکاح

☆... کتاب الطلاق ☆... کتاب الاضحیہ ☆... کتاب القسم

☆...کتاب الحدود ☆... حلال طریقے سے کمانے کا بیان

**مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

## (16)---آسان خطباتِ محرم

ماہِ محرم میں کی جانے والی تقریروں کا آسان اور دلچسپ معلوماتی گلدستہ بنام

**آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے**

1☆...دین اسلام کی خوبیاں
2☆... سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
3☆... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
4☆... حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
5☆... حضرتِ عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
6☆... حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ
7☆... حضرتِ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ
8☆... حضرتِ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
9☆... حضرتِ امامِ حسن رضی اللہ عنہ
10☆... حضرتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ
11☆...شہادتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ
12☆...یزید اور یزیدیوں کا انجام
13☆...دسویں محرم الحرام کے فضائل

**مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

## (17)---تنظیمی نصاب وبیانات

مجلس امامت کورس میں داخلِ نصاب کتاب بنام

**آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے**

☆...12 دینی کاموں کی تفصیل ☆... سنتیں اور آداب ☆... انفرادی کوشش کی ترغیبات
☆... اجتماعِ پاک کی دعائیں ☆... فیضانِ تجوید کے اسباق ☆...امام کے ۳۰ مدنی پھول
☆...اذکارِ نماز ☆...درودِ تاج ☆...بیاناتِ عصر ☆...بیاناتِ مغرب

**مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

## (18)---اعلی حضرت کا چرچا رہے گا

اعلی حضرت کا تذکرۂ دل نواز قرآن، حدیث اور میٹھ کی روشنی میں خطباتِ شفیقی جلد دوم کا ایک منفرد بیان بنام

**آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے**

☆... درود شریف کی انوکھی فضیلت ☆... اولیاء اللہ کے تذکرے کیوں باقی رہتے ہیں؟ ☆... بادشاہوں کے مقبروں کا حال ☆... اولیاء کے مزاروں کا حال ☆... تذکرے باقی رہنے کے چند اسباب ☆... اولیائے کرام کے تذکرے زمین و آسمان میں ☆... فنا ہو کر 9 کا عدد بن جاتا ہے ☆... اس لیے مخلوق اولیاء کا عرس مناتی ہے ☆... اولیاء پر رب نوازشات ☆... 9 کے عدد کی چار عجیب باتیں ☆... اعلی حضرت کے پاس سب کچھ ہے ☆... بارگاہِ مصطفی ﷺ سے مشین عطا ہوئی ☆... اعلی حضرت کے سونے کا منفرد انداز ☆... اعلی حضرت کے فنافی الرسول ہونے کی دلیل ☆... ہر وقت نبی ﷺ کی ثنا ☆... دورانِ میلاد بیٹھنے کا انداز ☆... تعارفِ اعلی حضرت ☆... منقبتِ اعلی حضرت

**مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

## (19)---محمد اور احمد کے اسرار

اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ عربی ﷺ کے مبارک نام "محمد" اور "احمد" کی لاجواب تشریح پر مشتمل "خطباتِ شفیقی" حصہ اول کا ایک منفرد بیان بنام

**آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے**

☆... درود شریف کی انوکھی فضیلت ☆... اللہ پاک کے تین ہزار نام ☆... حضور ﷺ کے ۱۴۰۰ نام
☆... محمد ﷺ اللہ کے مظہر ہیں ☆... اسمِ محمد اسمِ اللہ کا مظہر ☆... چار میں عجیب لطف ہے
☆... نقطہ عیب ہے ☆... مشدد حرف لانے کی حکمت ☆... صفاتِ محمد صفاتِ خدا کا مظہر
☆... افعالِ محمد افعالِ خدا کا مظہر ☆... ہر چیز میں محمد ﷺ کا نور ہے ☆... خصائصِ مصطفی ﷺ کتنے ہیں؟
☆... حضور ﷺ کے چار نام حمد سے مشتق ہیں ☆... احمد نام رکھنے کی وجہ

**مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

## (20)---درود کی حکمتیں

13 درودِ پاک کی فضیلت پر حکمت بھرے نکات پر ایک دلچسپ کتاب ہے۔

**آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے**

☆... ماضی، حال مستقبل سب درست ☆... دعا کی قبولیت کا نسخہ ☆... قیامت کے دن حضور ﷺ کا قرب ☆... زمین والوں کے مثل نیکی ☆... درود شریف قیامت کے دن نور ہو گا ☆... سو حاجتیں پوری ہونے کا عمل ☆... مصطفی جانِ رحمت پے لاکھوں سلام ☆... دعا کی قبولیت کا عمل ☆... رحمت و مغفرت کا بارشیں ہوتی رہیں ☆... درود اعمال کی قبولیت کا ذریعہ

ہے ☆... مرنے سے پہلے جنت دیکھنے کا عمل ☆... درود نہ پڑھنے کے نقصانات ☆... جب تک درود لکھا رہے گا مغفرت کی دعا ہوتی رہے گی

**مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

## (21)۔۔۔صرف کے دلچسپ سوالات

علمِ صرف کی بہترین کتاب جس میں صرف کے قاعدوں کی علتیں اور افعال کے مختلف صیغوں کی وجہ وحکمت بیان کی گئی ہیں، مزید مراح الارواح کا متن مع اعراب وترجمہ بھی شامل کیا گیا ہے۔

**آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے**

☆...وزن کے لئے "ف،ع،ل" کو کیوں خاص کیا گیا؟ ☆... فعل ماضی کے ۱۴ صیغے ہی کیوں آتے ہیں؟
☆... فعل ماضی مبنی ہے حالانکہ اس کے آخر میں حرکت ہے؟ ☆... فعل مضارع معرب کیوں ہوتا ہے؟
☆... فعل مضارع بنانے کے لئے حروف اتین کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟ ☆... فعل امر کو مضارع سے ہی کیوں بناتے ہیں؟
☆... ثلاثی مجرد کے اسم فاعل میں الف کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟ ☆...اسم مفعول بنانے میں میم کا اضافہ کیوں کیا گیا؟
☆... صیغوں کی تعلیل کرنے کے آسان ۱۶ قاعدے ☆...نون تثنیہ اور تنوین میں فرق
☆...ان چیزوں کا بیان جن سے ثقل لازم آتا ہے ☆...ان چیزوں کا بیان جن سے خفت پیدا ہوتی ہے

**مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

## (22)۔۔۔اسرار الایمان فی حقائق الارکان

اسلامی عقائد وارکان کی حکمتوں پر مشتمل لاجواب کتاب

**آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے:**

**☆...عقائد کی حکمت ☆...اذان کی حکمت ☆... طہارت کی حکمت ☆... نماز کی حکمت ☆...جماعت کی حکمت ☆...درود کی حکمت ☆... مختلف چیزوں کی حکمت ☆... مصنف کی دیگر کتب**

**مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

# چاند کس دن دکھے گا معلوم کرنے کا فارمولہ

**سوال**: ہر قمری مہینے کی پہلی تاریخ کس دن ہو گی؟ معلوم کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

**جواب**: جس سنہ ہجری کے قمری مہینے کی پہلی تاریخ کا دن معلوم کرنا ہو اس کے سنہ کو ۸ سے تقسیم کر دیں، تقسیم کرنے کے بعد جو باقی بچے اس کو جدول میں دیئے ہوئے عدد کے سامنے مہینہ اور دن دیکھیں۔ مثلاً سنہ ۱۴۴۲ ہجری کی پہلی شوّال المکرم کس دن ہو گی؟ پس ۱۴۴۲ کو ۸ سے تقسیم کیا تو باقی ۲ بچا، اب ۲ کے سامنے اور شوّال کے نیچے دیکھا تو جمعہ نکلا، اور واقعی پہلی شوّال ۱۴۴۲ ہجری کو جمعہ تھا۔ پس اس قاعدے اور جدول کی مدد سے آپ گزرے ہوئے اور آنے والے قمری مہینوں کی پہلی تاریخ کا دن معلوم کر سکتے ہیں۔

| عدد | ربیع الآخر<br>رمضان | جمادی الاولی | محرّم<br>شوّال | جمادی الاخری<br>ذی القعدہ | صفر<br>رجب | ربیع الاوّل<br>ذی الحجہ | شعبان |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | سنیچر | اتوار | پیر | منگل | بدھ | جمعرات | جمعہ |
| 2 | بدھ | جمعرات | جمعہ | سنیچر | اتوار | پیر | منگل |
| 3 | پیر | منگل | بدھ | جمعرات | جمعہ | سنیچر | اتوار |
| 4 | جمعہ | سنیچر | اتوار | پیر | منگل | بدھ | جمعرات |
| 5 | منگل | بدھ | جمعرات | جمعہ | سنیچر | اتوار | پیر |
| 6 | اتوار | پیر | منگل | بدھ | جمعرات | جمعہ | سنیچر |
| 7 | جمعرات | جمعہ | سنیچر | اتوار | پیر | منگل | بدھ |

**نوٹ**: علم ہیئت، علمِ توقیت، علمِ تقویم اور علمِ طب کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے ملاحظہ فرمائیں کتاب بنام ”تسلیم التوقیت“ مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری


شارح الفلاح
شرح نور الایضاح
آسان خطبات محرم
آسان فرض علوم
कुसूर किस का
आसान हनफ़ी नमाज़
تدریس کے 26 طریقے
رفیق التدریس
आला हज़रत का चर्चा रहेगा
نصاب مسائل نماز